



سوال

(212) کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانے کی سزا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص تکبر کے ساتھ کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانے تو اس کی سزا کیا ہے؟ اگر مقصود تکبر نہ ہو تو پھر سزا کیا ہے؟ اور جو شخص اس سلسلہ میں حدیث حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے استدلال کرے تو اسے کیا جواب دیا جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص ازراہ تکبر کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکانے تو اس کی سزا یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھے گا، نہ کلام کرے گا اور نہ اسے پاک کرے گا اور اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور اگر مقصود تکبر نہ ہو تو اس کی سزا یہ ہوگی کہ ٹخنوں سے نیچے کے حصے کو دوزخ میں آگ کا عذاب دیا جائے گا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«عَلَّاهُ لَا يُقْتَلُ لَمْ يَلْمِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُرْتَضَمُ وَأَمَّ عَذَابُ أَلِيمٌ: النَّسْبِيلُ وَالنَّانُ وَالْمُتَّقِنُ سَلَعَتَهُ بِأَخْلَفِ الْكَاذِبِ» (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلط تحریم اسباب الازار... ح: ۱۰۶)

’نہیں شخص ایسے ہیں، جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا، نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: کپڑے کو نیچے لٹکانے والا، احسان، جتلانے والا اور اپنے سودے کو جھوٹی قسم کا سہارا لے کر بیچنے والا۔“

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے:

«مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خَيْلًا سَيَلَّمَ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» (صحیح البخاری، اللباس، باب من جرازہ من غیر خیلاء ح: ۵۷۸۳ و صحیح مسلم، اللباس، باب تحریم جز الثوب خیلاء، ح: ۲۰۸۵ (۲۴))

’جو شخص ازراہ تکبر کپڑے کو گھسیٹے ہوئے چلے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا بھی نہیں۔“

یہ وعید اس شخص کے بارے میں ہے، جو اپنے کپڑے کو تکبر کے ساتھ گھسیٹے اور جس شخص کا مقصد تکبر

نہ ہو تو صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



«مَا أُسْفَلَ مِنَ الْكُفَّينِ مِنَ الْإِزَارِ فِى النَّارِ» (صحیح البخاری، اللباس، باب ما اسفل من الکعبین فوفى النار، ح: ۵۷۸۷)

”تہند کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے ہو، وہ جہنم میں ہوگا۔“

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تکبر کے ساتھ مقید نہیں فرمایا اور نہ مذکورہ بالا حدیث کے پیش نظر اسے مقید کرنا صحیح ہے کیونکہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِزَارَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ أَقْوَالٍ: لِأَجْنَحِ عَلَيْهِ فِيمَا يَنْتَهَى وَبَيْنَ الْكُفَّينِ وَنَاكَانَ أُسْفَلَ مِنَ الْإِزَارِ مِنَ النَّارِ وَمَنْ جَزَا زَارَهُ بَطَرَ أَلَمٌ يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» (سنن ابى داؤد،

اللباس، باب فی قدر موضع الازارح: ۳۰۹۳ و سنن ابن ماجہ، اللباس، باب موضع الازارح، ح: ۳۵۷۳ و مسند احمد: ۵/۳)

”مسلمان کا تہند نصف پنڈلی تک ہے، نصف پنڈلی اور ٹخنوں کے درمیان جو ہو اس میں کوئی حرج یا گناہ نہیں اور جو ٹخنوں سے نیچے ہو، وہ آگ میں ہوگا (مراد جہنم کا ایندھن بننے کا) اور جس نے تکبر کے ساتھ اپنے تہند کو گھسیٹا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے گا بھی نہیں۔“

دونوں عمل مختلف ہیں، اس لیے ان کی سزائیں بھی مختلف ہیں اور جب حکم اور سبب مختلف ہوں تو مطلق کو مقید پر محمول کرنا ممنوع ہوتا ہے کیونکہ اس سے تناقض لازم آتا ہے۔ جو شخص حدیث حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ہمارے خلاف بطور دلیل پیش کرے تو ہم کہیں گے کہ یہ حدیث تمہارے لیے دلیل نہیں بن سکتی اور اس کے درج ذیل وجوہ ہیں:

(۱) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا تھا:

«إِنَّ أَعْدَّ شَقِيًّا يُؤْتِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَاهُ ذَلِكَ مِنْهُ» (صحیح البخاری، اللباس، باب من جزازاره من غیر خيلاء، ح: ۵۷۸۷)

”میرے تہند کی ایک جانب ڈھیلی ہو جاتی ہے لیکن میں اس کا خیال رکھتا ہوں۔“

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے اختیار سے کپڑے کو نیچے نہیں لٹکاتے تھے بلکہ وہ خود بخود ڈھیلا ہو جاتا تھا اور آپ اسے اوپر اٹھانے کی کوشش کرتے رہتے تھے لیکن جو لوگ کپڑوں کو خود قصد و ارادے سے لٹکاتے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ تکبر سے ایسا نہیں کرتے تو ہم ان سے کہیں گے کہ اگر تم اپنے کپڑوں کو خود ٹخنوں سے نیچے لٹکاؤ اور تمہارا مقصد فخر و غرور نہ ہو تو ٹخنوں سے نیچے لٹکائے جانے والے کپڑے کی وجہ سے تمہیں آگ کا عذاب ہوگا اور اگر تم فخر و غرور کے ساتھ لٹکاؤ تو تمہیں اس سے زیادہ بڑا عذاب ہوگا اور وہ یہ کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ تم سے کلام نہیں فرمائے گا، تمہاری طرف دیکھے گا بھی نہیں، تمہیں پاک نہیں کرے گا اور تمہارے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

(۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تزکیہ فرمایا تھا بایں طور بذات خود آپ نے گواہی دی کہ وہ تکبر کی وجہ سے ایسا نہیں کرتے تو کیا ان میں سے کسی نے بھی اس طرح کا تزکیہ اور شہادت حاصل کر رکھی ہے۔ بات یہ ہے کہ شیطان بعض لوگوں کے لیے کتاب و سنت کے قشابہ نصوص کی اتباع کا دروازہ کھول دیتا ہے تاکہ ان کے لیے ان کے عمل کا جواز فراہم کر سکے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے صراط مستقیم کی ہدایت عطا فرمادیتا ہے۔ ہم اپنے لیے اور ان کے لیے بھی اللہ تعالیٰ سے ہدایت و عافیت کی دعا کرتے ہیں۔

هذا ما عندى والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

عقائد کے مسائل : صفحہ 258

محدث فتویٰ